Regd No L 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ''
سہ ماہی ۶ ''
ماہوار ۲ ''
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴	۱۴ صلح ۱۳۲۹ ہش	۱۴ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ { مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل سے بخار ہو گیا ہے۔ ویسے عام طبیعت بہتر ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

کولمبو کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیا اور ہند چینی کے معاملے پر بحث

کولمبو ۱۳ جنوری۔ کولمبو کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیاء کا مسئلہ سب سے زیادہ زیر بحث رہا ہے ہند چینی کے مسئلہ پر بھی بڑی جاندار بحث ہوتی رہی۔ پنڈت نہرو کے اس یقین دلانے کی وجہ سے کہ جب تک وہاں فرانسیسیوں کو کسی طرح کا بھی وقار حاصل ہے باؤ وائی کی حکومت اس وقت تک عوام کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ پچھلے دنوں سے بار بار یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اسکی ترتیب یافتہ ہند چینی کا نچلا طبقہ مقررہ وقت پر ہو چی منہہ کو معزول کرنے کیلئے منتظر ہے۔ اور وہ طبقہ جو باؤ دائی کی حکومت کے سیاسی کھوکھلے پن سے واقف نہیں ہے یہ انتباہ کرتا ہے کہ اگر ویٹ منہہ پر اشتراکی اقتدار قائم ہو گیا تو جنوب مشرقی ایشیاء کے لئے بہت ہی ضرر رساں ہوگا۔ ملایا اور برما کی صورت حال کا بھی حقیقت پسندانہ جائزہ لیا گیا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے وفود کا فیصلہ بھی مفید چیز سمجھا گیا ہے۔ (اشتہار)

پاکستان نے بیرونی ملکوں سے دس لاکھ پچانوے ہزار ٹن کوئلہ منگانے کا انتظام کر لیا

کراچی ۱۳ جنوری۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں آج بتایا گیا کہ حکومت ہندوستان کے پاکستان کو کوئلے کی سپلائی بند کر دینے سے جو صورت حالات پیدا ہوئی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے بیرونی ملکوں سے دو ماہ کے اندر اندر دس لاکھ پچانوے ہزار ٹن کوئلہ منگانے کا انتظام کر لیا ہے فوری طور پر برطانیہ سے ساٹھ ہزار ٹن اور پولینڈ سے پچاسی ہزار ٹن اور فرانس سے پچاس ہزار ٹن کوئلہ منگایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ فرانس نے دو ماہ کے اندر اندر تین لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی برطانیہ دو لاکھ ٹن اور پولینڈ چار لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کرے گا۔ باہر سے کوئلہ منگانے کے ساتھ ساتھ پاکستانی کانوں سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کوئلہ نکالنے کی مہم بھی جاری رہے گی۔

سلامتی کونسل کا اجلاس

لیک سکسیس ۱۳ جنوری۔ امید کی جاتی ہے کہ سلامتی کونسل کا آج اجلاس منعقد ہوگا جس میں روسی نمائندے کی اس تجویز پر غور کیا جائے گا کہ چینی نیشنلسٹ حکومت کے نمائندے کو کونسل سے نکال دیا جائے۔ امریکی اور فرانسیسی حلقے روسی نمائندے کی تجویز کو ناکام بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

چینی قوم پرست نمائندے کو ہٹایا جائے

لنڈن ۱۳ جنوری۔ مجلس تحفظ میں چینی نمائندہ کو ہٹانے کی روسی تحریک نے اقوام متحدہ میں ایک زبردست بحران پیدا کر دے گی۔ اس کے بارے میں ڈیلی ہیرلڈ کے سیاسی نامہ نگار نے آج متنبہ کیا ہے کہ یہ مجلس کو بیکار کر دے گی۔ اور ممکن ہے کہ آخر میں اقوام متحدہ میں پھوٹ ڈال دے۔ گو اس امر کا کوئی امکان نہیں ہے کہ قرارداد منظور ہو جائے گی۔ کیونکہ مجلس کے گیارہ ارکان میں سے سات میونو قوم پرست حکومت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اگر یہ قرارداد پیش کی گئی اور مسترد کر دی گئی تو کونسل بیکار ہو جائے گی۔ کیونکہ روسی مندوب نے اعلان کیا ہے کہ جب تک مجلس سے قوم پرستوں کو نکالا نہیں جائے گا کوئی روسی مجلس کی میٹنگ میں شریک نہ ہوگا۔

مصر کی نئی وزارت

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے آج شاہ فاروق کی خدمت میں اپنی کابینہ کی فہرست پیش کر دی۔ سنہ ۱۹۴۴ء کے بعد جب ان کی وزارت مستعفی ہوئی تھی وفد کے لیڈر نحاس پاشا نے پہلی دفعہ آج شاہ فاروق سے ملاقات کی۔ پہلی عبوری حکومت کے وزیر اعظم حسین سری پاشا نے آج اپنی کابینہ کا استعفیٰ شاہ فاروق کی خدمت میں پیش کر دیا۔

بلوچستان کی مالی امداد

کراچی ۱۳ جنوری۔ بلوچستان میں مفاد عامہ کے کاموں میں امداد کے طور پر مرکز نے چار سڑکوں کی تعمیر کیلئے ایک لاکھ پانچ ہزار چار سو روپے اور سستے داموں اناج خریدنے کیلئے ۲۴ ہزار روپے دئیے ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے حکومت اسی طرح چار لاکھ ۲۶ ہزار روپے امداد دے چکی ہے

نشتر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۳ جنوری۔ مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر آج لاہور سے یہاں پہنچ گئے آپ کل فیڈرل اور صوبائی آئینی کمیٹی کی صدارت فرمائیں گے۔

سندھ کابینہ کا ایک وزیر مستعفی ہو جائے

کراچی ۱۳ جنوری۔ سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے پارلیمنٹری بورڈ نے پارٹی کے مختلف گروہوں کے اختلافی امور کو سلجھانے کے لئے جو بورڈ مقرر کیا تھا اس نے آج شام دو فیصلے دئیے ہیں۔ اول حکومت سندھ کا ایک وزیر مستعفی ہو جائے۔ (دوم) سندھ اسمبلی کا اجلاس یکم فروری تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ یہ بورڈ پیرزادہ عبد الستار، مسٹر یوسف ہارون اور مسٹر محمد ایوب کھوڑو پر مشتمل تھا۔ آج بورڈ کی تجویز کے مطابق اسمبلی کا اجلاس یکم فروری تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

معیاری چاندی کے ہندوستانی روپے قانونی سکے نہیں ہیں

لاہور ۱۳ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ لوگوں میں معیاری چاندی کے ہندوستانی روپوں کا لین دین عام طور پر جاری ہے۔ عوام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ روپے ملک کی تقسیم سے بہت پہلے متحدہ ہندوستان کی حکومت نے بند کر دیئے تھے۔ لہذا ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں ان کی حیثیت قانونی سکے کی نہیں ہے۔

میرا دولا صادق حسن ملاقات

لاہور ۱۳ جنوری۔ اغوا شدہ ہندو خواتین کی بازیابی کے کام پر مامور مس میرا دولا سارا بائی نے آج حکومت مغربی پنجاب کے مشیر آنریبل شیخ صادق حسن سے ملاقات کی۔ اور دونوں ملکوں میں اس کام کو تیز کرنے کے معاملے پر گفتگو کی۔ شیخ صاحب نے اپنی طرف سے چند نہایت معقول تجاویز پیش کرنے کے بعد انہیں کام کو تیزی سے چلانے کا یقین دلایا۔ دونوں نمائندوں نے فیصلہ کیا کہ اس کام کے رضاکاروں کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں دی جائیں گی۔

مغربی پنجاب میں دق کے ٹیکے لگانے کی مہم

سکنڈے نیویا سے ایک پارٹی لاہور پہنچ رہی ہے

لاہور ۱۳ جنوری۔ سکنڈے نیویا کے بی۔ سی۔ جی کے ماہرین کی ایک ٹولی جس میں ایک ڈاکٹر اور دو نرسیں شامل ہیں۔ یو۔ این۔ او کی ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ماتحت مغربی پنجاب میں دق کے خلاف ٹیکے لگانے کی مہم شروع کرنے کے لئے اگلے ہفتے لاہور پہنچ رہی ہے۔ یہ جماعت جس کا قیام یہاں تین یا چار مہینوں تک رہے گا۔ اس کام کے علاوہ مقامی اہلکاروں کی ایک جماعت کو اپنے فن کی تعلیم بھی دے گی تاکہ وہ بعد میں مستقل طور پر اس کام کو صوبے میں جاری رکھے۔

یہ جماعت لاہور میں پہنچتے ہی ہائی جین اور پریوینٹیو میڈیسن کی انسٹی ٹیوٹ پر اپنا کام شروع کر دیگی جہاں بی۔ سی۔ جی کا ایک مرکز قائم کیا جائے گا۔ پہلے لاہور کے سکولوں میں ٹیکے لگانے کا کام شروع کیا جائے گا۔ جماعت کے کام کرنے کے پروگرام اور مقامی سٹاف کو کام سکھانے کی سکیم پر جمعرات کو ہیلتھ ڈائریکٹریٹ کے افسران کی ایک میٹنگ میں بحث کی گئی۔ عوام کو بی۔ سی۔ جی کے ٹیکوں کی اہمیت کا پوری طرح احساس دلانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس ٹیکے کے فوائد سے عوام کو تقریروں، کتابوں اور چھوٹے چھوٹے اشتہاروں کے ذریعہ روشناس کرایا جائے اور جماعت کے کام کی زیادہ سے زیادہ پبلسٹی کی جائے۔ اس سلسلے میں سکنڈے نیویا کی جماعت کے لیڈر ڈاکٹر آئیں گے۔ ریبی کیا ٹراگارڈ اور دق کے صوبائی محکمے کے ڈاکٹر علی گوہر خاں لاہور کے ریڈیو سٹیشن سے جماعت کے پہنچنے کے بعد تقریریں بھی کریں گے۔ (سرکاری اطلاع)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مبارک وہ جسکے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے

"مجاہدات بھی ہر زمانے کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اس زمانے میں تبلیغ اور نظام جماعت کی تکمیل کے مجاہدے زیادہ مقبول ہیں۔ اگر ہمارے سیکرٹری تندہی سے کام کریں تو اس سے وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔"

"اگر وہ عہدیداران سمجھیں کہ سلسلہ کی ساری ذمہ واری ہم پر ہے اور محنت سے کام کریں۔ تو یقیناً یہی کام ان کے لئے بڑا مجاہدہ بن سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں"

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

(ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

اگر آپکو اپنی جماعت میں کوئی عہدہ حاصل ہے۔ تو یقین رکھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل اور احسان ہوا ہے۔ یہ دن خاص طور پر آپ کے کام کے دن ہیں کیونکہ یہ دن تحریک جدید کے وعدوں کے دن ہیں حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا باقی نہ رہنا چاہیئے۔ جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔ اسکے لئے آپ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ آپکی جماعت کا کوئی فرد ایسا باقی نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو اور آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست جلد سے جلد مکمل ہو کر حضرت اقدس کے حضور پیش ہو جانی چاہیئے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ)

خدام الاحمدیہ کی مساعی

ماہ نومبر ۱۹۴۹ء کی کارگذاری کا خلاصہ

(۲)

ملتان: خدمت خلق: ایک معذور اور بیمار شخص کی دوائی اور خوراک کے لئے خدام نے چندہ جمع کرکے ایک شخص کی مدد کی۔ آنکھ پر چوٹ لگی۔ جس کے لئے ڈاکٹری امداد مہیا کی گئی۔ اسٹیشن خانیوال پر ایک عورت کا سامان اٹھا کر دوسری گاڑی پر چڑھا دیا گیا۔ ایک غریب آدمی کو کپڑا دیا گیا۔ بعض خدام نے بعض ضرورت مندوں کو اپنے سائیکل پر بٹھا کر ان کو ان کی منزل تک پہنچایا۔ ایک خادم نے راستہ سے شیشے ہٹائے۔ دو طالب علموں کی تعلیمی سلسلہ میں مدد کی۔

تعلیم۔ قرآن کریم کے ترجمے کی کلاس جاری ہے۔ جس میں ۸ طالب علم ہیں۔ ان کو ہفتہ میں ایک دفعہ سبق دیا جاتا ہے۔

خدام کو کتب سلسلہ کے پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل کتب پڑھی گئیں۔ تصدیق احمدیت۔ موعود اقسام عالم۔ کشتی نوح۔ ہمارا مسیح۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ فضل عمر کے کارنامے۔ دس دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ تفسیر کبیر۔ دنیا کا محسن۔ حکمت جہرشتی

چار خدام نے امتحان کشتی نوح کا امتحان دیا۔ جس میں سب اچھے نمبروں پر کامیاب ہوئے۔

تربیت و اصلاح: بعض مرکز میں تفسیر کبیر کا درس ہوتا ہے۔ نماز باجماعت کے لئے شہر چھاؤنی اور نواں شہر کے اندر مختلف مرکز قائم کئے گئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں چھ تربیتی اجلاس ہوئے۔ جن میں مختلف مسائل پر تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ خدام کو عادت سگرٹ نوشی چھوڑنے اور داڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی

وقار عمل: جماعت کی لائبریری درست کی گئی خدام نے اپنے اپنے ماحول کی صفائی کی۔

ذہانت وصحت جسمانی: خدام کی ذہانت کو تیز کرنے کے لئے تین اجلاسوں میں مختلف سوالات کئے گئے۔ اور بعض خدام انفرادی طور پر ورزش بھی کرتے رہتے۔

ایثار و استقلال: قائد صاحب ایک دفعہ گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ کہ ایک بوڑھا مسافر گاڑی میں آیا۔ گاڑی بھری ہوئی تھی بیٹھنے کو کیا ٹھہرنے کو جگہ نہ تھی۔ ان کے داخل ہوتے ہی میں نے ان کو اپنی جگہ پر بٹھا دیا۔ دوران گفتگو میں جب معلوم ہوا کہ وہ احمدی ہیں تو اس کے سامنے بعض دوسرے احمدیوں کا حسن سلوک آ گیا جس سے وہ بہت متاثر تھا۔ اس معمولی سے ایثار کا اس کے دل پر ایک گہرا اثر ہوا۔

مرکز سے آمدہ چٹھیاں خدام کو سنائی جاتی رہیں۔

تبلیغ: عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً چھ سات افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ اجتماعی تبلیغ بھی کی گئی یوم التبلیغ کے موقعہ پر بذریعہ وفود تبلیغ کی۔ ایک پبلک جلسہ میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر سے تقاریر کرائی گئیں مورخہ ۲۷/۱۱/۴۹ کو جلسہ سیرت النبی منایا گیا۔ ان اجلاسوں میں کثرت سے غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ ۲۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

یہاں اخبار الفضل کی ایجنسی قائم ہونے سے پہلے ۵ خریدار تھے۔ اب چالیس کے قریب ہیں۔

ایک شخص نے بیعت کی۔

اطفال: یہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم نہیں۔ مگر ان کے سرپرست اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ خاکسار وقتاً فوقتاً بعض سرپرستوں سے ان کے بچوں کی تعلیمی امور کے متعلق دریافت کرتا رہتا ہے۔ ۳ بچے ترجمہ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔

مجلس مقامی نے شعبہ تجارت کھولا ہوا ہے جس کے ماتحت کچھ لٹریچر فروخت کیا گیا۔

خانیوال: تربیت و اصلاح: قائد مجلس کے مکان پر روزانہ نماز عشا و فجر کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ بعد فجر درس تفسیر کبیر ہوتا ہے۔ اور عشاء کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس ہوتا ہے۔

تبلیغ: درس کے بعد سوالات کئے جاتے ہیں تاکہ تبلیغ کے قابل ہو سکیں۔

فضل عمر ہوسٹل لاہور: تبلیغ: تمام خدام کو گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ایک دفعہ بعض گروپ تبلیغ کے لئے لاہور اور بیرون کے بعض حصوں میں گئے

وقار عمل: ایک وقار عمل منایا گیا۔ جس میں حاضری کافی خوش کن تھی۔ اور خدام نے دفتر ہوسٹل کے سامنے سے کنکروں وغیرہ کو مناسب ٹھکانے لگایا۔

تربیت و اصلاح: خدام کی نمازوں کی حاضری کے لئے کاپیاں بنائی گئیں۔ صبح کی نماز کے لئے جگانے کا انتظام کیا گیا۔ نمازوں میں حاضری کافی اچھی ہوتی ہے اوقات مطالعہ کی خاص طور پر نگرانی کی جاتی ہے

نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا اور عشاء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اربعین" کا درس ہوتا رہا

تعلیم: بزم حسن بیان کے زیر اہتمام سیرت النبی پر تقریری مقابلہ ہوا۔

درخواست دعا۔ میرا بڑا بھائی عبد القیوم صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے جملہ احباب سے درخواست ہے۔ (عبد القدیر مگیٹ گنج مردان)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۴ جنوری ۱۹۵۱ء

پیش کر غافل عمل ......

مغربی پاکستان میں ایک نوٹ "عید میلاد کا پیغام" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس کو "آزاد" میں ۹ جنوری ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں شائع کیا گیا ہے۔ ہم وہیں سے ذیل میں اقتباسات نقل کرتے ہیں:۔

(۱) ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان کہلانے والے لوگ پہلے خود اپنی زندگیوں کو ارشاد ربانی اور اسوۂ نبوی کے مطابق بنانے کے درپے ہو جائیں اپنی چال و ڈھال۔ رفتار و کردار۔ اخلاق و عادات معاملات نشست و برخاست اور اپنے جینے اور مرنے کو دین کامل کی مقتضیات کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ اور اس کے بعد اللہ کے دین کو ساری نوع انسانی پر عملی طور پر ظاہر کرنے کے لئے نکلیں۔ تاکہ قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول کے سامنے شرمندگی اور شرمساری اٹھانے کے کرب عظیم سے محفوظ رہیں"۔

(۲) "خود مسلمان کہلانے والے لوگوں میں بعض ایسی گروہ بندیاں بنائی جا چکی ہیں جن کا مقصد و مدعا ہی حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان حقیقی کو گھٹا کر دکھانا اور اس طرح دنیا میں گمراہی پھیلانا ہے۔ ایسے گروہوں میں سے بدترین اور ذلیل ترین گروہ قادیانی مرزائیوں کا ہے۔ جنہوں نے جھوٹے نبی گھڑ کر نبوت و رسالت کے اعلےٰ و مقدس مقامات کی تنقیص کی مہم شروع کر رکھی ہے مسلمانوں کو ایسے بدباطن لوگوں کی شرارتوں سے بچنا اور خبردار رہنا چاہئیے"۔

(مغربی پاکستان)

عرض ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور مسلمان آنکھیں رکھتے ہیں مغربی پاکستان کے ایڈیٹر کی طرح آنکھوں پر پٹی باندھ کر نہیں بیٹھے ہوئے۔ ہم یہاں صرف دو رائیں مخالفین احمدیت کی پیش کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ اکثر دشمنان احمدیت نے جماعت احمدیہ میں باوجود شدید مخالف ہونے کے اپنی آنکھوں سے کیا دیکھا ہے۔ اور کس طرح قرآن کریم کی آیہ کریمہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ہم ایسی ہزاروں رائیں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر قلت جگہ کے پیش آج انہی دو پر اکتفا کریں گے۔ اور ویسے تو ع

اک اشک بھی بہت ہے اگر کچھ اثر کرے

ہم "مغربی پاکستان" کے ادارہ سے عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ اس برعظیم ہند میں کئی جماعتیں اسلام کا نام لے کر اٹھیں مگر کچھ کر کے نہ دکھا سکیں۔ احراری اٹھے مگر پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ گئے" (الفضل الحق) خاکسار دلنے پر پرزے نکالے مگر خود ہی بے بال و پر اور مرغ سوختہ جاں ہو کر رہ گئے اب نام نہاد اسلامی جماعت بھی سیاست کے سمندر میں ہمیشہ کے لئے غرق ہونے کے لئے چھلانگ مار چکی ہے مگر

ایک جماعت احمدیہ ہے کہ چٹان کی طرح ہی نہیں کھڑی بلکہ کوہ پیکر فیل کی طرح انتہائی مخالفت کے طوفانوں کے علی الرغم اور غوغا سلے رقیباں سے بے نیاز ہو کر دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی ہوئی اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

اور بقول ڈاکٹر حکیم عنایت اللہ صاحب

"ہمارے قابل ترین اور ذہین نوجوانوں کو اسلام کے نام پر گمراہ کر کے قادیانیت میں جذب کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک تقریباً دو ہزار نوجوانوں کو اس فرقہ ضالہ میں شامل کیا جا چکا ہے۔ (زمیندار)

سوچئے تو سہی کہ آخر ان دو ہزار قابل ترین اور ذہین نوجوانوں کی آنکھوں نے کیا دیکھا ہے۔ کہ وہ اس فرقہ ضالہ میں بھاگ کر شامل ہو رہے ہیں اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ پیش کر رہے ہیں۔

آپ اپنے نوٹ کے دونوں حصوں کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں پہلے حصہ کا نمونہ کونسی جماعت پیش کر رہی ہے۔ اور دوسرے حصہ میں جو گالیاں آپ نے احمدیت کو دی ہیں۔ اس کی وہ کہاں تک سزاوار ہے۔ کون ہیں جو اسلام کا ٹھیٹھ نمونہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کون ہیں جو آپ کے ہی لفظوں میں خود اپنی زندگیوں کو ارشادات ربانی اور اسوۂ نبوی کے مطابق بنانے کے درپے ہو رہے ہیں۔ اور اپنی چال ڈھال۔ رفتار کردار۔ اخلاق و عادات معاملات نشست و برخاست اور اپنے جینے اور مرنے کو دین کامل کی مقتضیات کے مطابق بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد اللہ کے دین کو ساری نوع انسانی پر عملی طور پر ظاہر کرنے کے لئے نکل پڑے ہیں۔ اور کون ہیں جو قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول کے سامنے شرمندگی اور شرمساری اٹھانے کے کرب عظیم سے محفوظ رہیں گے"۔ مگر ہاں

اگر آپ بھی قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول کے سامنے شرمندگی اور شرمساری اٹھانے کے کرب عظیم سے محفوظ رہنے کی تمنا رکھتے ہیں تو بجائے جماعت احمدیہ کو گالیاں دینے کے اپنی نصیحت پر خود عمل کیجئے۔ اور چاہیں تو اس جماعت کو اس کے ہی میدان میں شکست دیجئے۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو بھی اس کرب عظیم سے محفوظ رکھے تو آپ کا کیا بگڑ جائے گا۔ ہم تو اللہ تعالےٰ سے گڑ گڑا گڑ گڑا کر دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی رحمت سے سب کو اس کرب عظیم سے محفوظ رکھے۔ آپ بھی یہ دعا کریں تو کیا ہرج ہے۔۔

اب وہ دو رائیں بھی جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے سن لیجئے اور سوچئے سوچئے۔ سوچئے

اس میں شک نہیں کہ جماعت احمدیہ نے اطراف عالم میں تبلیغ اسلام کرنے اور دین اسلام کے فضائل کی طرف دعوت دینے اور یورپ میں مساجد تعمیر کرنے میں شاندار خدمت اسلام کی ہے"۔ (اخبار القبس دمشق)

جو کچھ میں نے احمدی قادیان میں جا کر دیکھا وہ خالص اور بے ریا توحید پرستی تھی۔ اور جس طرف نظر اٹھتی تھی۔ قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا۔ غرض قادیان کی احمدی جماعت کو عملی صورت میں اپنے اس دعوے میں کہیں بڑی حد تک سچ ہی سچ پایا۔ کہ دنیا میں اسلام کو پرامن صلح کے طریقوں سے ترقی دینے کے اہل ہیں۔ اور وہ ایسی جماعت ہے۔ جو دنیا میں عموماً قرآن مجید کے خالصتہً پیرو اور اسلام کے فدائی ہیں۔ (مسٹر محمد اسلم جرنلسٹ)

وفاداری اور غداری

گزشتہ سے پیوستہ

ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کی "اجیت" ایڈیشن کے الفاظ کی جو تشریح کی تھی۔ وہ یہ تھی کہ پاکستان کے احمدیوں کی قادیان جانے کے لئے بیتابی اسی طرح کی بیتابی ہے۔ جس طرح کسی مسلمان یا کسی دوسرے مذہب کے پیروؤں کو اپنے مقامات مقدسہ میں جانے کے لئے ہو سکتی ہے۔ مدیر "کوثر" نے نہایت بدظنی سے اس کا مطلب یہ لیا ہے۔ کہ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی جو یہاں مختلف سرکاری محکموں میں ملازم ہیں۔ پاکستان حکومت کے رازہائے نہفتہ لیکر یکدم قادیان میں جو انڈین یونین میں واقعہ ہے چلا جانا چاہتے ہیں۔ اور وہاں جا کر ہند یونین سے اپنی وفاداری اس طرح جتائیں گے۔ کہ وہ پاکستان کے رازہائے نہفتہ کو پاکستان کے خلاف استعمال کریں گے۔ اس سے بڑھ کر دینی بددیانتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ کسی جماعت کے اپنے مقدس مقام کے لئے اظہار شوق و جوش کے جذبات کو محض اس جماعت کے ساتھ عداوت ہونے کی وجہ سے ایسا رنگ دیا جائے۔ جو عوام کے دلوں میں اس جماعت کے خلاف بدظنیاں اور مغالطے پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم قرآن پاک میں یہ ہے۔ کہ کسی قوم کے ساتھ دشمنی تم کو اس کے ساتھ انصاف کرنے سے نہ روکے بلکہ تم اس کے ساتھ ضرور انصاف کرو۔

یہ عجیب قسم کی "اقامت دین" ہے۔ جو یہ نام نہاد اسلامی جماعت والے کر رہے ہیں کہ محض دشمنی کی وجہ سے ایک سیدھی سی بات کو الٹا پلٹا کر جماعت احمدیہ کے خلاف منافرت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ چونکہ "قابل ترین ذہین" نوجوان جن میں سے بعض اتفاق سے حکومت کے ذمہ دار عہدوں پر بھی فائق ہیں۔ احمدیت کی ذاتی خوبیوں سے متاثر ہو کر اس میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔ اس کا حسد ان سیاسی ملاؤں کو کھائے جا رہا ہے۔ اور بوکھلاہٹ میں غیر دینی باتیں ان کے قلم سے بے اختیار نکلوا دیتا ہے۔ اور انکی صالحیت اور دینداری کا پردہ چاک کر کے رکھ دیتا ہے۔

کسی کی وفاداری اور غداری چھپی نہیں رہ سکتی خاص کر اس زمانہ میں پاکستان کے مسلمان جانتے ہیں۔ کہ حکومت نے بعض خود فریب علماء کو ان کی عجیب و غریب صالحیت اور عالمیت کے لئے نہیں بلکہ محض پاکستان میں فتنہ و فساد کی روک تھام کے لئے زیر نظر رکھا ہے۔ حکومت نے صرف چند اشخاص کو ہی اس قابل سمجھا ہے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ وہ ان کو زیر نظر رکھنے کے لئے کتنی مجبور ہو گئی ہوئی ہے۔ کہ صالحیت کے بے شمار اور عظیم الشان منتر بھی اسکی رائے کو تبدیل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ لیکن اس سرزمین میں بہت سے علماء ہیں۔ جو شریعت کی حکومت چاہتے ہیں۔ اور جو کسی طرح ان سے کم نہیں ہیں۔ مولوی شبیر احمد صاحب کیا ان سے کم تھے۔ کیا مولوی سلیمان صاحب ندوی ان سے کم ہیں۔ لیکن حکومت ان سے اور دیگر ہزارہا علماء سے بدظن نہیں

آخر کیوں؟

ہمارا خدا جانتا ہے۔ کہ ہمیں مودودی صاحب اور ان کے رفیق سے بے حد ہمدردی ہے۔ اور ہمیں قطعاً ان سے دشمنی نہیں۔ ہاں ان سے ہمیں "عقیدہ" اور طریق "کار" میں سخت اختلاف ہے۔ ورنہ ہم خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتے ہیں۔ کہ ہم سے

(باقی دیکھو صفحہ پر)

میری رفیقہ زندگی

از مکرم خانصاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال

مرحومہ کا نام عزیز بیگم تھا۔ اور وہ منشی مولا بخش صاحب محافظ دفتر ضلع کچہری ہوشیارپور کی دختر نیک اختر تھیں میرا اس کا ساتھ اس دنیا میں قریباً ۵۲ سال رہا۔ اور وہ ۲۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء مطابق ۲۸ر صفر سنہ ۱۳۶۹ھ راولپنڈی میں قریباً ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئیں۔ ۲۲ر دسمبر کو جنازہ ربوہ میں لایا گیا۔ اور اگلے روز نماز جمعہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئیں۔ جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہزار ڈیڑھ ہزار کے مجمع کے ساتھ پڑھایا۔ کیونکہ بہت سے لوگ قریب جلسہ کی وجہ سے نماز جمعہ میں شامل ہونے کی غرض سے دو تین روز پہلے ہی آ گئے تھے۔ حضور نے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور فرمایا کہ میں قبرستان تک ساتھ جاتا۔ مگر میں اس وقت ایک بڑی ضروری کتاب لکھ رہا ہوں

مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ میں نے خود سنہ ۱۹۰۱ء میں بیعت کی۔ اس کے بعد جلدی ہی مرحومہ نے بھی محض اس وجہ سے بیعت کر لی کہ میرا خاوند نیک ہے۔ جب اس نے بیعت کر لی ہے تو مجھے اس سے الگ رہنا مناسب نہیں۔ کیونکہ وہ بہت کچھ پڑھی لکھی نہ تھیں اور نہ زیادہ استدلال کر سکتی تھیں۔ لیکن اگر حقیقتہً دیکھا جائے۔ تو جس دلیل کو اولاً اس نے سامنے رکھ کر بیعت کی۔ وہ بھی ایک بڑے پایہ کی دلیل ہے۔ چنانچہ بیعت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس کو اور دلائل بھی سلسلہ کی صداقت کے سمجھا دیئے۔

ہم دونوں میاں بیوی دست بدعا رہتے تھے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسی جگہ موت دے۔ کہ جنازہ مرکز میں پہنچ جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جنازہ پڑھائیں۔ اور ہم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ مرحومہ کی مرض الموت میں اس دعا کی طرف زیادہ توجہ ہوگئی۔ چنانچہ مرحومہ کے حق میں تو یہ دعا خدا کے فضل سے منظور ہو گئی۔ اور ایسی صورت میں منظور ہوئی کہ اس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے قبولیت دعا کا خاص نشان ظاہر ہوتا ہے۔ مرحومہ ۲۱ر دسمبر کو راولپنڈی میں دن کے ایک بجے فوت ہوئیں۔ تابوت وغیرہ مشکل رات کے آٹھ بجے تک تیار ہو سکا۔ اس لئے جنازہ کو ربوہ لانے کے لئے رات بھر انتظار کرنا پڑا۔ ۲۲ر دسمبر کی صبح کو پونے آٹھ بجے راولپنڈی سے تابوت لے کر روانہ ہوئے۔ اور شام کے پونے چھ بجے ربوہ پہنچے۔ روانگی سے قبل میں دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تار دے آیا تھا۔ کہ ہم جنازہ لا رہے ہیں۔ مگر یہ تار ہمارے پہنچنے کے بعد دفتر والوں کو ملا۔ اس کے دو فائدے ہو گئے۔ اول یہ کہ اگر تار جلدی مل جاتا اور قبر تیار ہو گئی ہوتی۔ تو غالباً اسی وقت حضور جنازہ پڑھا دیتے۔ اور میت دفن کر دی جاتی لیکن اب ہمیں انتظار کرنا پڑا۔ اور دوسرے دن جو جمعہ کا دن تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے بعد نماز جمعہ جنازہ پڑھایا۔ اور حضور کے ساتھ ہزار ڈیڑھ ہزار کے قریب احباب بھی جنازہ میں شریک ہو گئے۔ اس ضمن میں یہ ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق نماز جمعہ کے بعد ایسی ساعت شروع ہو جاتی ہے۔ جو دعاؤں کی خاص قبولیت اور برکت کی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر احباب کی دعائیں خدا کے فضل سے مرحومہ کے حق میں ضرور منظور ہونگی۔ اور اللہ تعالےٰ اسے اپنے جوار رحمت میں خاص جگہ دے گا۔ دوسرا فائدہ تار جلدی نہ پہنچنے کا یہ ہوا کہ میں جمعرات والے دن ۲۲ر دسمبر کو راولپنڈی سے اپنے اعزہ و اقارب کو تار می دے آیا تھا کہ مرحومہ فوت ہو گئی ہیں۔ اور میں جنازہ ربوہ لے جا رہا ہوں۔ چنانچہ وہ سب یہ خیال کر کے کہ جنازہ بہرحال دوسرے دن بعد از نماز جمعہ ہوگا۔ نماز جمعہ سے پہلے پہنچ گئے۔ مرحومہ کا مونہہ دیکھ لیا اور جنازہ میں بھی شریک ہو گئے

جیسا کہ عام طور پر عورتوں کی خواہش ہوتی ہے۔ مرحومہ بھی یہ چاہتی تھی۔ اور دعا کیا کرتی تھیں کہ میں اپنے خاوند سے پہلے اس کے ہاتھوں میں وفات پاؤں۔ تاکہ بعد میں کسی اور کی محتاجی نہ کرنی پڑے۔ چنانچہ یہ دعا بھی اس کی منظور ہو گئی۔ میں اپریل سنہ ۱۹۴۹ء میں اپنی بیماری کی وجہ سے ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں شریک نہ ہو سکا۔ اس دوسرے جلسہ میں بھی مرحومہ کی بیماری کی وجہ سے شمولیت کی امید نہ تھی۔ مگر اس کی موت ایسے وقت میں ہوئی کہ اس جلسہ میں میرے شریک ہونے کا باعث ہو گئی۔ اور میں جلسہ کی برکات سے متمتع ہو سکا۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہوا۔ اور جہاں مرحومہ کے مجھ پر کئی اور احسان ہیں جاتی ہوئی یہ احسان بھی کر گئی۔ غرض مرحومہ کی وفات کے متعلق ہم دونوں میاں بیوی کی سب دعائیں منظور ہو گئیں۔ البتہ افسوس ہے کہ ہماری ایک خواہش پوری نہ ہوئی۔ یعنی مرحومہ اپنی وفات سے پہلے کوئی بات نہ کر سکی۔ نہ کوئی وصیت کر سکی۔ اور نہ اپنی کسی خواہش کا اظہار کر سکی۔ اور دنیا میں ایسا کون ہے جس کی سب دعائیں اور خواہشیں پوری ہوں۔ مگر اس کے متعلق یہ عجیب بات ہے۔ کہ ہم کوئی خاص دعا بھی نہ کر سکے مجھے اس کی دلشکنی کی وجہ سے حوصلہ نہ پڑا۔ کہ اس سے دریافت کروں۔ اور اسی خیال میں رہا کہ خدا تعالےٰ آرام دے گا۔ تو دیکھا جائے گا۔ ایک دفعہ اس نے کوشش کر کے کچھ کہنا چاہا۔ مگر ایک یا دو باتیں کر کے۔ یہ کہہ کر خاموش ہو گئیں کہ طبیعت گھبراتی ہے۔ باقی باتیں بعد میں بتاؤنگی۔ اور انشاءاللہ لکھا کر جاؤنگی۔ مگر افسوس ہے کہ مہلت نہ ملی۔ وفات سے قبل دس بارہ گھنٹے بے ہوشی طاری رہی۔ اور بے ہوشی میں کچھ باتیں کرتی رہی۔ مرنے سے پہلے کچھ منٹ جو طبیعت سنبھلی۔ تو صرف اتنا کہہ سکی کہ کمزوری از حد ہو گئی ہے۔ اتنے میں آنکھیں پتھرا گئیں اور نبض ساکت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے مرحومہ کی وفات کے متعلق سوائے ایک خواہش کے ہماری سب دعائیں خدا کے فضل سے منظور ہوئیں۔ مرحومہ کا تعلق دنیا میں میرے ساتھ قریباً ۵۲ سال رہا دل چاہتا ہے اور اس کے لئے خدا کی درگاہ میں دست بدعا ہوں کہ آخرت میں بھی وہ ہمیں اپنے بہشت بریں میں اکٹھا رکھے۔ امید ہے میری یہ دعا بھی خدا کے فضل سے منظور ہوگی۔ کیونکہ بظاہر اس کی بنیاد بھی رکھ دی گئی ہے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مرحومہ کی قبر کے ساتھ ہی میری قبر کے لئے بھی جگہ مخصوص کر دی گئی ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ انہیں توفیق دے تو دعا کریں کہ میری یہ خواہش اور دعا بھی پوری ہو۔

مرحومہ میری بہت خدمتگزار تھیں۔ میری صحت اور کھانے پینے کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس کا یہ سلوک میرے ساتھ عشق کی حد تک پہونچ گیا تھا۔ اور خویش و اقربا اور دوسرے ملنے والوں میں یہ بات ایک ضرب المثل ہو گئی تھی کہ وہ اپنے خاوند کا بہت ہی فکر رکھتی ہے۔ تقوے میں بھی اپنے ملنے والوں میں مشہور تھیں۔ مجمع میں جانا محض اس وجہ سے پسند نہ کرتی تھیں کہ عورتوں اور بچوں کے شور و غل کی وجہ سے اس کی طبیعت گھبراتی تھی۔ اور عورتیں جو عموماً ایک دوسرے کا گلا شکوہ کرتی ہیں۔ اسے برا معلوم ہوتا۔ کسی کا احسان لینا پسند نہ کرتی تھیں۔ خواہ کوئی رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار۔ اور اگر کوئی کسی وجہ سے خاص حسن سلوک کرتا۔ تو جب تک اس سے بڑھ کر بدلہ نہ دیتیں چین نہ آتا کسی کا حق مارنا تو ایک طرف ہمیشہ دوسرے شخص کو اس کے حق سے زیادہ فائدہ پہونچانے کی کوشش کرتی تھیں غربا کی امداد کا خاص شوق تھا۔ اور زیور و پیہ پیسہ بھی میں بطور جیب خرچ وغیرہ دیتا۔ وہ غربا کو دے چھوڑتی تھیں۔ اور احسان جتلانا تو الگ دل میں بھی اس کا خیال نہ رکھتیں۔ اگر کوئی ان کے سامنے ان کے احسان کا ذکر کرتا تو برا مناتیں کھانے پینے اور لباس میں از حد سادگی پسند تھیں بالکل سادہ اور چھوٹا موٹا لباس پہنتیں۔ اگر کوئی رشتہ دار یا ملنے والی عورت کہتی کہ خدا کا فضل ہے کسی چیز کی کمی نہیں۔ پھر آپ کو لباس میں کفایت کی کیا ضرورت ہے۔ اچھا کپڑا پہنا کریں۔ تو جواب دیتیں کہ طبیعت ہی نہیں چاہتی۔ زیورات خدا کے فضل سے بنائے ہوئے تھے۔ بلکہ بعض اچھے پارچات بھی تھے مگر پہن کر مجمع میں بہت کم جاتیں۔ اور جب کہا جاتا کہ ان کو رکھ چھوڑنے کا کیا فائدہ استعمال کرو۔ تو جواب دیتیں پہنکر عورتوں میں جانے کو دل نہیں چاہتا مبادا وہ خیال کریں کہ دکھانے کے لئے پہنکر آئی ہے۔

صفائی اور پاکیزگی کا از حد خیال رہتا تھا۔ گھر میں کوڑا کرکٹ پڑا دیکھ نہ سکتی تھیں۔ ہم عموماً گھر کے کام کاج کے لئے کوئی لڑکا یا لڑکی ملازم رکھتے تھے۔ مگر پھر بھی جب کبھی موقعہ ملتا اپنے ہاتھ سے بھی کام کرتیں۔ چھوٹا موٹا کپڑا دھو لیتیں۔ اور برتن صاف کر لیتیں۔ کپڑا دھونے اور برتن صاف کرتے ہوئے کئی دفعہ کلمہ طیبہ پڑھتیں۔ کیونکہ وہ سمجھتی تھیں کہ جب تک کلمہ طیبہ نہ پڑھا جائے چیز صاف اور پاک نہیں ہوتی (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی

کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

جرمنی گورنمنٹ کے صدر وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کو دعوت اسلام حضرت امیر المومنین کی ایک نشری تقریر کی اشاعت تبلیغی ملاقاتیں

رپورٹ ہمبرگ مشن بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۹ء

(از مکرم چوہدری عبداللطیف بی اے انچارج ہمبرگ مشن)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت ماہ زیر رپورٹ میں بھی تبلیغ اسلام کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ لوگوں تک پیغام حق پہنچانے اور انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد۔ حضور کی بعثت کے مقاصد اور حضور کے ذریعہ اسلام کی شوکت سے متعلقہ پیشگوئیوں سے روشناس کرانے کی کوشش جاری رہی۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری احباب کے ملاحظہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

کرسمس اور نئے سال کے پیغامات

دسمبر کا مہینہ مغربی دنیا کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جرمنی میں بالخصوص عیسائی لوگ اس ماہ کو پوری آب و تاب سے مناتے ہیں۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف رنگوں میں خراج تحسین ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دسمبر کا آخری ہفتہ خصوصیت سے ان کے لئے تاریخی حیثیت رکھتا ہے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے آٹھ سو کی تعداد میں کرسمس اور نئے سال کے پیغامات تمام ملک بھر میں بذریعہ ڈاک بھجوائے۔ نئی جرمن گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ وزراء، سیکرٹریوں۔ ممبران پارلیمنٹ۔ ملک بھر کے پریس۔ چرچ اور دیگر مشہور سوسائیٹیوں پروفیسروں۔ جرنلسٹوں اور زیر تبلیغ احباب کو یہ دو نو پیغامات روانہ کئے۔ اول الذکر پیغام میں کرسمس کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کو پیش کیا کہ ہم مسلمان بھی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ تسلیم کرتے ہیں اور ان کی عزت اور توقیر کے جذبات عیسائی دنیا سے ہمارے قلوب میں کم نہیں۔ پھر بیان کیا کہ متی $\frac{24}{6-7}$ - $\frac{24}{29-30}$ اور متی $\frac{17}{10-13}$ کی مسیح کی آمد ثانی سے متعلقہ پیشگوئیاں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔ اسلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کرنا بھی ویسے ہی ضروری ہے جیسے حضرت مسیح ناصری کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ یقین کرنا جزو ایمان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں یہ پیشگوئیاں اسی طرح پوری ہوئی ہیں۔ جس طرح انبیاء کی آمد ثانی کی پیشگوئی یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وجود میں پوری ہوئی ہے۔ اس پیغام میں اس بات کو بھی پیش کیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت تین دفعہ زمین پر قائم ہو چکی ہے۔ پہلی دفعہ حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ۔ دوسری دفعہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اور تیسری دفعہ اب حضرت مسیح کی آمد ثانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ۔ اسلئے عیسائی دنیا کے لئے صداقت کو قبول کرنا ازبس ضروری ہے۔ دوسرے پیغام میں نئے سال کی آمد کی مبارکباد دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور اسلام کی شوکت سے متعلقہ الہٰی وعدوں کو پیش کر کے اسلام کو قبول کرنے کی دعوت دی اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وسیع پیمانہ پر پیغام احمدیت کو پہنچانے کا موقعہ ملا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کو اپنی جناب میں نوازے اور اسکے نیک نتائج مرتب فرمائے۔ اللھم آمین

ہفتہ وار اجلاس اور تربیت احباب

ہفتہ وار اجلاس ماہ زیر رپورٹ میں بھی باقاعدگی سے جاری رہے۔ جن میں احباب جماعت شامل ہوتے رہے۔

احباب کی تربیت کے سلسلہ میں یہ اجلاس مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اسلام اور احمدیت سے متعلقہ مسائل کے متعلق انہیں واقفیت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ مشن سے متعلقہ اہم امور کے متعلق ان سے مشورے کرنے کا موقع ملتا ہے اور ان میں ذمہ واری کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ احباب سے انفرادی ملاقاتیں بھی کرتا رہا۔ چنانچہ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر سے گیارہ دفعہ ملاقات کی اور تربیتی اور مشن سے متعلقہ امور کے علاوہ تجارتی امور کے متعلق بھی ان سے گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔ برادرم عبدالرحیم صاحب نوک جنہوں نے گذشتہ ماہ بیعت کی ہے انکے ہاں ملنے کے لئے چار دفعہ گیا۔ اور ان سے ہر دفعہ دیر تک گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔ برادرم موصوف دو دفعہ خاکسار کے ہاں بھی ملنے کے لئے آئے۔ تیسرے احمدی دوست ہفتہ وار اجلاس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے لیکن ان کے ہاں اس ماہ جانے کا موقع نہ مل سکا۔

تبلیغی ملاقاتیں

تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی بفضلہ تعالیٰ جاری رہا۔ ایک پروفیسر DR. EXNER زیر تبلیغ رہے۔ ان سے متعدد بار ملاقات کرنے کے مواقع ملے۔ ہمارا لٹریچر مطالعہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح DR. LEHMAN جو کہ عربی اور فارسی جانتے ہیں۔ ملنے کے لئے آئے۔ ہمارے لٹریچر کا شوق سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ ایک اور دوست مسٹر SPONAGEL ملنے کے لئے آئے۔ انہیں بھی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک روز ایک دوست مسٹر GRUNDLER ملاقات کے لئے آئے اور کئی ایک سوالات دریافت کئے۔ خاکسار نے انہیں بھی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ پاکستان ڈیلیگیشن کے ایک ممبر مسٹر محمد شفیع ہمبرگ تشریف لائے اور خاکسار سے ملاقات کے لئے وقت نکال کر تشریف لائے۔ خاکسار نے اپنے کام کے متعلق انہیں واقفیت بہم پہنچائی۔ جس کا ان کی طبیعت پر اچھا اثر ہوا۔ اپنے دو جرمن احمدی احباب سے بھی ان کی ملاقات کروائی۔ ایک روز ایک جرنلسٹ اور ایک روزنامہ اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات کی انہوں نے ہمارے کام سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ خاکسار نے ان کی خواہش پر "جرمنی میں ہیرا شٹ" کے متعلق انہیں مضمون لکھ کر دیا۔ جسے شائع کرنے کا انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ فرانکفورٹ کے دو جرمن نو مسلموں سے احمدیت کے متعلق خط و کتابت کرتا رہا۔ اور انہیں احمدیت کے بارہ میں لٹریچر مطالعہ کے لئے بھجوایا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے

ایک رسالہ کی اشاعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ریڈیو کی تقریر "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" کا ترجمہ خاکسار نے دیر ہوئی اپنے ایک دوست سے کروایا تھا۔ ماہ زیر رپورٹ میں اس کی نظرثانی کا کام کیا اور اب یہ رسالہ پریس میں چھپنے کے لئے دیا جا چکا ہے۔ اور عنقریب انشاء اللہ العزیز چھپ کر اشاعت کے لئے تیار ہو سکے گا۔ اسی طرح حضور کی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا جا رہا ہے۔ اب صرف چند صفحات باقی ہیں۔ انشاء اللہ اسے بھی عنقریب شائع کیا جائے گا۔ آخر میں احباب سے مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اِنتقال

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سلسلے کے قدیم اور مخلص بزرگ حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم کے اہلیہ صاحبہ ۱۱ر جنوری کو نماز مغرب کے وقت وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قریشی صاحب مرحوم اپنے وقت میں جماعت احمدیہ لاہور کے پریذیڈنٹ تھے۔ جامع مسجد احمدیہ لاہور بھی انہی کی یادگار ہے۔ مرحومہ بھی اپنے خاوند کی طرح موصیہ تھیں ۱۲ر جنوری کو انہیں میانی کے قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ بتاریخ ۱۱ر جنوری ۱۹۵۰ء یوم بدھ بوقت ساڑھے پانچ بجے صبح موضع ثابت شاہ علاقہ پنڈی بھٹیاں میں حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب سنوری کرتے والے رضی اللہ تعالیٰ کے فرزند مولوی رحمت اللہ صاحب بعارضہ بلیڈ پریشر انتقال فرما گئے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے۔ موضع ثابت شاہ سے نعش بذریعہ لاری ربوہ لائی گئی۔ بوقت عصر مولوی عطاء محمد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ نے نماز جنازہ پڑھوائی اور مرحوم کو مغرب کے وقت ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ جملہ جماعتوں کے دوست نماز جنازہ ادا کریں

"وہ اور ہم"

(از علی محمد واقف زندگی دفتر وکیل التصنیف لاہور)

فرقہ وارانہ تفرقات پاکستان کے لئے سوہانِ روح بنے ہوئے ہیں۔ اس کا سہرا یقیناً احراری آتشبازوں کے سر ہے یہ ایکٹر غداری کا پرانا ڈرامہ پاکستان کی سٹیج پر دکھانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانان پاکستان اس ڈرامہ میں دل کھول کر زیادہ سے زیادہ قیمتی ٹکٹ خرید کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ لیکن شاید انہیں یاد نہیں کہ وہ دن گئے......

ارباب نظر ان کی سابقہ کرتوتوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ ملک و قوم کے بہی خواہاں حضرات کے استفادہ کے لئے دو حوالجات اختصار سے درج کرتا ہوں۔

(۱) دہلی کا مشہور ماہوار رسالہ "اسلامی دنیا" بابت ۵ جنوری ۱۹۳۵ء یوں رقمطراز ہے

"مجلس احرار جیسی افتراق انگیز انجمنوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ ایسے غداروں کے ہاتھوں مسلمان ذلیل ہوئے ہیں۔ مجلس احرار کی اس غدارانہ روش کے بعد مسلمانوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی مجلس احرار ان کوفیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ جنہوں نے آلِ رسول اور عاشقانِ اسلام کو بلا کر یزید کے ہاتھوں شہید کروایا تھا۔ مجلس احرار کی حکومت پرستی اور سکھ دوستی کو دیکھتے ہوئے ہم ہندوستان کے نوجوانوں سے کہتے ہیں کہ خدا کے لئے وہ اٹھیں اور ان لیڈروں کا پردہ چاک کر دیں اور ان کو پلیٹ فارم سے نیچے گرا دیں۔ جو اسلام کو سر بازار نیلام کر رہے ہیں۔

(۲) شمس العلماء خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اپنے اخبار منادی بابت ۱۹ اگست میں لکھتے ہیں۔

"احرار کمیٹی والے سیاسی لوگ ہیں۔ ان کو مذہب سے اتنا بھی تعلق نہیں جتنا اُلّو کو سعدی سے تعلق ہوتا ہے انہوں نے قادیانیوں سے مخالفت مذہبی بنیاد پر نہیں کی تھی اور نہ اب کر رہے ہیں، بلکہ وہ آئندہ زمانہ (الیکشن) میں اپنے لئے وزارتوں اور ممبریوں کا راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں"

احباب کرام! مذکورہ حوالوں سے احرار کی تبلیغی سرگرمیوں کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آج کل ان احراریوں نے جو احمدیت کے خلاف تبلیغ کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ اس کی مثال پنجابی میں اس طرح ہے ؎

"سوں گرو دی دھرم نال جانیں بکری نوں اُوٹھ چڑھیا"

کہاں تبلیغ دین اور کہاں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جیسے خادم ملت وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف زہر اگلنا۔ کہاں اسلامی مساوات و اخوت اور کہاں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے پبلک کے سامنے جبیں سائی کرنا۔

؎ ارادے تو ہیں منزل کے سفر کرنا نہیں آتا
فقط کہنا تو آتا ہے مگر کرنا نہیں آتا

اب اصل عنوان کی طرف رجوع کرتے ہوئے ایک احراری ڈاکٹر حکیم عنایت اللہ قصبہ سویدی گوجرانوالہ کی ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اپنے مضمون زیر عنوان "مرزائیوں کو جداگانہ اقلیت قرار دیا جائے" میں جو مورخہ ۹ جنوری کے آزاد میں زمیندار سے نقل کیا گیا ہے۔

"افسوس کہ ہماری پاکستانی حکومت اس فتنہ کی اہمیت کو پوری طرح محسوس نہیں کر رہی۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے قابل ترین اور ذہین نوجوانوں کو اسلام کے نام پر گمراہ کر کے "قادیانیت" میں جذب کیا جا رہا ہے چنانچہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قریباً دو ہزار نوجوانوں کو اس فرقہ میں شامل کیا جا چکا ہے" آپ کے نزدیک احمدیت کی برق رفتار ترقی حکومت پاکستان کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ لیکن اگر مذکورہ بالا فقرات پر معمولی سا غور بھی کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حکیم صاحب نبض شناس بہت ہیں انہوں نے احمدیت کی نبض دیکھ کر یہ جان لیا ہے کہ اس کا معدہ بہت قوی اور ہاضمہ بہت تیز ہے جو سامنے آئے اسے ہضم کر جاتی ہے۔ حکیم صاحب! احمدیت کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی وجہ حکومت کی غفلت لاپرواہی نہیں بلکہ احمدیت کا وہ شفاف حسن ہے جس کا اگر آپ کو بے جا تعصب کی وجہ سے نہیں تو آپ کے دوسروں ہم رکابوں کو ضرور اعتراف ہے اگر یقین نہ ہو۔ تو اپنے بھائی میاں محمد شریف صاحب پتی بی۔ اے ایل ایل بی لاہور کا مندرجہ ذیل بیان جو انہوں نے اپنے تاریخی مضمون "مسلمانوں میں عملی مساوات" کے صفحہ ۱۳ پر تحریر فرمایا ہے۔ پڑھ کر اپنی آگ کو ٹھنڈا کر لیں۔ لکھتے ہیں

"آج احمدیہ جماعت یا مرزائی فرقہ کیوں ترقی کر رہا ہے؟ صرف اس لئے کہ وہ مسلمان جنہیں ان سنی اور حنفی برادران ملت نے مساوات کا حق نہ دیا۔ قادیانی مرزا اور اس کی امت انہیں اخوت و مساوات کے پورے پورے حقوق دیتی ہے۔ وہ عملی طور پر اس کی پابند ہے۔ وہاں پیشے و ذات پات کی تمیز نہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ بیشتر لوگ اس لئے قادیانی مذہب اختیار کرتے ہیں کہ اس سوسائٹی میں انہیں پیشے اور برادری کی بنا پر کمینہ اور ذلیل نہیں سمجھا جاتا۔ وہ اپنی ملت قادیانیہ کے ایک اعلیٰ رکن کی حیثیت سے باعزت زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ اور ان پر باہم عملی مساوات کا یہ ثبوت ہے کہ ازدواج و مناکحت کے سلسلے میں وہاں اعلیٰ اور ادنیٰ کی کوئی تمیز نہیں۔ میں بیشتر ایسے لوگوں کو جانتا ہوں۔ جو جب ہمارے درمیان تھے تو "کمین" تھے۔ لیکن اس کمینگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے قادیانیت قبول کی"۔

؎ آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

وعدہ کی خلاف ورزی کر کے گنہگار نہ بنیں!

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمان دربارہ چندہ حفاظت مرکز سُن لیا تھا۔ باقی احباب نے اخبار الفضل یکم جنوری ۱۹۵۵ء میں مختصر روئداد میں حضور کے فرمان کا ملخص پڑھا ہو گا۔ اپنے آقا کا فرمان سن کر وہ کون ایسا خادم ہو گا۔ جو لبیک کہتے ہوئے اپنے عمل سے یہ ثابت نہ کر دے۔ کہ واقعی حضور کے اس ارشاد نے اس کے دل پر پورا پورا اثر کیا ہے۔ اُمید ہے ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے چندہ حفاظت مرکز کے پورے نہیں کئے جلد پورے کر کے وعدہ خلافی کے گناہ سے بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے احباب کو وعدہ ایفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت بیت المال)

درخواست دُعا

میری بھتیجی عزیزہ رشیدہ بیگم (عزیزم چوہدری محمد سعید صاحب کی لڑکی) سخت بیمار ہے اور اس کی حالت تکلیف کی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد شریف وکیل منٹگمری عفی اللہ عنہ)

ولادت

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کرشن نگر لاہور کے ہاں ۲/۱/۵۵ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ زچہ زچگی کے بعض عوارض میں مبتلا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(منیر احمد رئیس)

چندہ حفاظت مرکز کے وعدہ جات پورے کرنیوالے احباب

مندرجہ ذیل فہرست ان صاحبان کی ہے جنہوں نے بفضل تعالیٰ اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو اجر عظیم عطا فرمادے۔ آمین۔ اور ہمارے ان بھائی۔ بہنوں کو جو ابھی تک چندہ حفاظت مرکز کے وعدہ جات پورے نہیں کر سکے۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی اپنے وعدے جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ وہ بھی اس ثواب سے محروم نہ رہیں ــــ جن احباب کے نام ابھی تک اخبار میں شائع نہیں ہوئے۔ اور وہ سو فی صدی چندہ ادا کر چکے ہیں۔ سبراہِ مہربانی اپنے سیکرٹریان مال سے مفصل کوائف ادائیگی تحریر کر کے روانہ کریں۔ تاکہ دفتر ہذا کے ریکارڈ سے مقابلہ کر کے ان کے اسمائے گرامی بھی شائع کئے جائیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

نمبر شمار	اسمائے معہ پتہ	موعودہ رقم ادا شدہ
۱	چوہدری علی احمد صاحب انسپکٹر واچ اینڈ وارڈ ریلوے لاہور	۲۲۰ — ۰ — ۰
۲	مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی۔ سرگودھا	۹۰۰ — ۰ — ۰
۳	ملک محمد افضل صاحب کھوکھاٹ حال سٹیشن ماسٹر بڈالی	۱۰۲ — ۰ — ۰
۴	ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دارالانوار قادیان	۲۰۲ — ۰ — ۰
۵	نواب دین صاحب پسر فاطمہ بی بی محلہ مسجد فضل قادیان	۵۰ — ۰ — ۰
۶	خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب محلہ دارالرحمت قادیان	۶۰۰ — ۰ — ۰
۷	شاہ محمد صاحب قریشی حلقہ مسجد فضل قادیان	۵ — ۰ — ۰
۸	ماسٹر محمد بخش صاحب۔ سولنگی کھارہ	۱۶۷ — ۰ — ۰
۹	اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد بخش صاحب "	۷ — ۸ — ۰
۱۰	ماسٹر محمد الدین صاحب الوز دارالبرکات غربی قادیان	۹۰ — ۰ — ۰
۱۱	شریف احمد صاحب ظفر سٹیٹ سندھ	۱۰۰ — ۰ — ۰
۱۲	اہلیہ صاحبہ شریف احمد صاحب "	۲۰ — ۰ — ۰
۱۳	چوہدری نواب الدین صاحب "	۵۰ — ۰ — ۰
۱۴	چوہدری سردار احمد صاحب "	۵۰ — ۰ — ۰
۱۵	سید عبدالرحمن صاحب "	۵۰ — ۰ — ۰
۱۶	بشیر احمد صاحب ظفر سٹیٹ سندھ "	۵۰ — ۰ — ۰
۱۷	اسمٰعیل موسیٰ صاحب سومناور۔ بہاو نگر بمبئی	۱۲۵ — ۰ — ۰
۱۸	مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی	۱۰/-/- کا وعدہ تھا۔ مگر ادائیگی اس سے زائد ہو چکی
۱۹	مرزا اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال "	۶۴ — ۳ — ۰
۲۰	محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا غلام حیدر صاحب "	۴ — ۸ — ۰
۲۱	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا اللہ دتہ صاحب "	۱۲ — ۰ — ۰
۲۲	ملک عبدالرحمن صاحب ٹینڈ انچارج "	۱۴۰ — ۲ — ۰
۲۳	محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحمن صاحب "	۵ — ۰ — ۰
۲۴	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت ملک عبدالرحمن صاحب "	۶ — ۸ — ۰
۲۵	ملک محمد عبداللہ صاحب پارسل کلرک "	۸۰ — ۰ — ۰
۲۶	محترمہ رضیہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ ملک محمد عبداللہ صاحب	۱۴ — ۰ — ۰
۲۷	محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ خورشید احمد صاحب رسالپور	۷ — ۰ — ۰
۲۸	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد حنیف صاحب "	۱۰ — ۰ — ۰
۲۹	محترمہ طفیل بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم فضل محمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۷ — ۰ — ۰
۳۰	محترمہ اہلیہ صاحبہ عمر بخش صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۵ — ۰ — ۰
۳۱	ایک غیر احمدی دوست نوشہرہ چھاؤنی	۵ — ۰ — ۰

کشمیر میں استصواب رائے عامہ کا مطالبہ اور مصری پریس

قاہرہ کے ایک اخبار صوت الامہ نے اپنی ۱۷ دسمبر کی اشاعت میں حسب ذیل مقالہ شائع کیا ہے باشندگان کشمیر کا مسئلہ آزادی کے تمام مسائل میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ برصغیر ہند و پاکستان کے دو آزاد ملکوں میں تقسیم ہونے پر اس علاقہ کو ان میں سے کسی ملک میں شامل ہونے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اب باشندگان کشمیر کا صرف یہ مطالبہ ہے کہ انہیں اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنے دیا جائے یہ ایک فطری حق ہے جسے استعمال کرنے کا موقع انہیں فوراً ملنا چاہیئے لیکن یہ کام ایک آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے بغیر ممکن نہ ہوگا۔ آزادی ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں کسی تاخیر اور سعیٔ و تعلل کی گنجائش نہیں۔ پاکستان نے مسٹر اٹیلی اور صدر ٹرومین کی یہ مشترکہ تجویز منظور کر لی کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین تنازعہ کشمیر ثالثی کے ذریعہ طے کیا جائے۔ لیکن ہندوستان نے اس تجویز کو مسترد کر کے استصواب رائے عامہ کو التواء میں ڈال دیا۔ ہماری خواہش ہے کہ باشندگان کشمیر جلد از جلد اپنے جائز حقوق حاصل کر سکیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ جلد ہی استصواب رائے عامہ کیا جائے گا تاکہ باشندگان کشمیر اپنی قسمت کا خود فیصلہ کر سکیں۔ ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ اس استصواب رائے عامہ کے خلاف حیلے کرنے والے ممالک اپنے شہنشاہیت پسند رجحانات چھوڑ دیں گے۔

ڈھاکہ میں کل پاکستان مشاعرہ

چٹاگانگ ۱۲ جنوری۔ اگلے مہینے کی ۱۴ تاریخ کو چٹاگانگ کی نمائش گاہ میں ایک کل پاکستان مشاعرہ منعقد ہوگا۔ جن میں ممتاز شعراء شرکت کریں گے اس مشاعرہ میں جگر مراد آبادی۔ ابو الاثر حفیظ جالندھری۔ ظریف جبل پوری۔ ثاقب زیدوی ڈھاکہ کے حیدر اور سید محمد جعفری کی شرکت کی توقع ہے اس مشاعرہ کا انتظام مسٹر اے۔ ڈی اظہر منسٹر مالیات اور چیف اکاؤنٹس آفیسر ایسٹ بنگال ریلوے کریں گے۔ جو نمائش کی مشاعرہ کمیٹی کے سیکرٹری ہیں۔

مشرقی بنگال کے سیکرٹریٹ کے ملازمین کی ہڑتال

ڈھاکہ ۱۳ جنوری۔ مشرقی بنگال کی حکومت کے سیکرٹریٹ کے ملازموں نے ۱۶ جنوری کو ایک گھنٹہ کیلئے "قلم روک" ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس قرارداد میں ملازمین نے مذکورہ بالا فیصلہ کی تصدیق کی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر حکومت نے ۱۶ جنوری تک کمیشن کی مجوزہ سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنایا تو مشرقی بنگال حکومت کے ملازمین اس روز ایک گھنٹہ کے لئے "قلم روک" ہڑتال کریں گے اور ملازمین کے ساتھ حکومت کی بے اعتنائی اور اس کے غیر ہمدردانہ رویہ کے خلاف احتجاج کریں گے (دستار)

مسٹر بیون کا عزم مصر

لنڈن ۱۳ جنوری قاہرہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اس ماہ کے آخری حصے میں جب مسٹر بیون کولمبو کانفرنس سے واپس برطانیہ جاتے ہوئے مصر جائیں گے تو ایک نئے برطانوی مصری معاہدے کے سوال پر بحث کی جائے گی۔ اس پر وفد پارٹی کے رویہ کے بارے میں قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں خیال کیا جاتا ہے وفد پارٹی اتنی طاقتور ہے کہ وہ معاہدے کے سوال پر کچھ ہی پالیسی کیوں نہ اختیار کرے اس کو چلا سکے گی بشرطیکہ اس کو شاہی منظوری حاصل ہو جائے (دستار)

برطانیہ سے مصر کیلئے سوتی کپڑا

لنڈن ۱۳ جنوری۔ گذشتہ سال کے ابتدائی دس ماہ میں برطانیہ نے جو سوتی سامان مصر بھیجا۔ اس کی مقدار ۲۸ لاکھ مربع گز کپڑا بھیجا گیا۔ وہاں ۱۹۴۸ء میں ۴۴ لاکھ اور ۱۹۳۸ء میں ۶۷ لاکھ مربع گز کپڑا بھیجا گیا تھا۔ (دستار)

کسٹم کے محاصل میں تخفیف

بیروت ۱۳ جنوری۔ اردن جانے والا جو سامان لبنانی بندرگاہوں میں پہنچتا ہے۔ ان پر محاصل کم کرنے کے لئے اردن اور لبنان کی حکومتوں کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔ (دستار)

سر آدم جی حاجی داؤد فنڈ

کراچی ۱۳ جنوری۔ مقامی میمن باشندوں نے مرحوم سر آدم جی حاجی داؤد فنڈ کے لئے ایک مہم شروع کر دی ہے۔ چندہ جمع کرنے والی کمیٹی کے کنوینر حاجی عبد اللطیف ابراہیم ہوانی ہیں۔ اب تک ۷۵ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ چندے کی رقم شہر میں تعلیمی اور دیگر عام بہبودی کے اداروں کی تعمیر میں خرچ کی جائے گی۔ (دستار)

جماعت احمدیہ کسی فرد یا جماعت سے مرعوب نہیں

اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جماعت سے مرعوب نہیں۔

سیتی جالب مدیر اخبار مشرق گورکھپور ۱۲ دسمبر ۱۹۲۷ء

اسمارا میں ۲۷ دستی بم مل گئے

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ اسمارا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں دہشت پسندانہ کوششوں کے نتیجے میں پولیس اور مقامی حلقوں نے تلاشی لی تھی۔ تلاشی میں ۲۷ دستی بم دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک مقامی باشندے کو گرفتار کر لیا گیا جس کے پاس ۳۲ دستی بم تھے (دستار)

محمد سعید ایران کی نئی کابینہ بنائیں گے

طہران ۱۳ جنوری۔ وزیر اعظم محمد سعید جن کی کابینہ نے کل استعفیٰ دیدیا ہے۔ نئی کابینہ کی تشکیل کریں گے کافی تبدیلی کی توقع ہے۔ (دستار)

شاہ ایران اردن جائیں گے

طہران ۱۳ جنوری۔ شاہ ایران نے جو ماہ فروری کے وسط میں پاکستان جانے والے ہیں۔ شاہ عبد اللہ کی اردن آنے کی دعوت قبول کر لی ہے سفر کی تاریخ ابھی طے نہیں ہوئی (دستار)

کل پاکستان میمن کانفرنس

کراچی ۱۳ جنوری۔ اپریل میں ایک کل پاکستان میمن کانفرنس کا انعقاد ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک طاقتور ایڈہاک کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ جس کے کنوینر حاجی عبد الکریم ددی ہیں اور ارکین میں حاجی عبد اللطیف ابراہیم ہلوانی اور حاجی ولی محمد قاسم دادا جیسے بااثر شامل ہیں۔ (دستار)

مصر میں صحافتی مقابلہ

قاہرہ ۱۲ جنوری (بذریعہ ڈاک) فاروق جرنلسٹ کمپٹیشن نامی ایک کمیٹی اعلان کرتی ہے کہ ہز ایکسی لنسی شاہ مصر کے ہونے والے جشن سالگرہ کے پیش نظر جو ۱۱ فروری ۱۹۵۰ء کو منایا جائے گا۔ ۷ دسمبر ۱۹۴۹ء سے ایک کھلا صحافتی مقابلہ ہو رہا ہے جس میں حسب ذیل انعامات دئیے جائیں گے (۱) قومی موضوع پر بہترین مقالہ لکھنے والے صحافی کو ایک انعام (۲) عام موضوع پر عربی زبان میں بہترین پریس رپورٹ تیار کرنے والے صحافی کو ایک انعام (۳) کسی مشرقی موضوع پر غیر ملکی زبان انگریزی یا فرانسیسی میں بہترین مقالہ لکھنے والے مشرقی صحافی کو ایک انعام (۵) پریس فوٹوگرافر کو ایک انعام جس نے بہترین فوٹو کھینچا ہو

مقابلہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) مقابلہ میں شریک ہونے والے کی عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے (۲) ۱۱ دسمبر ۱۹۴۹ء سے ۳۱ جنوری ۱۹۵۰ء تک شائع ہونے والے مقالے پریس رپورٹ یا کارٹون کی تین کاپیاں بھیجنی چاہئیں (۳) مقابلہ میں شریک ہونے کی آخری تاریخ یکم فروری ۱۹۵۰ء ہے (۴) رسالے اور اخبارات جن میں یہ چیزیں چھپی ہوں۔ حسب ذیل پتہ پر بھیجی جائیں:۔ الشفیع عبد الحمید سیکرٹری آربیٹریشن کمیٹی المزان شریع الشفاء بلاغ قاہرہ۔ مقابلہ کا فیصلہ ایک کمیٹی کرے گی جو ممتاز صحافیوں پر مشتمل ہوگی۔ نتیجہ کا اعلان ۱۱ فروری ۱۹۵۰ء کو کیا جائے گا۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

"وفاداری اور غداری"

زیادہ پاکستان میں اسلامی شریعت کا کوئی قائل نہیں۔ مگر ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ جس طرح اسلامی شریعت تمام دوسری شریعتوں سے الگ نوعیت رکھتی ہے۔ اسی طرح اسلامی حکومت کے برسر اقتدار لانے کا طریق کار بھی فاشی۔ اشتراکی۔ یا کسی دوسرے باطل قانون کے طریق کار سے الگ نوعیت رکھتا ہے۔ جو فتنہ و فساد سے بالکل مبرا ہے۔ خاص کر اس وقت اور ایک مسلمانوں کے ملک میں جو عقیدۃً تو مسلمان ہیں۔ مگر عمل میں صفر ہو کر رہ گئے ہوئے ہیں۔ ہم اس خدا کی حکومت چاہتے ہیں۔ جو رب العالمین ہے۔ جس نے رشد کو غی سے ممیز کر دیا ہوا ہے۔ اور جو فتنہ و فساد کو قتل سے زیادہ سخت سمجھتا ہے۔